سوال

(89) کیا بعد نماز فرض ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے یا بدعت۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا بدعت، زید کہتا ہے، کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صاحب فہم پر مخفی نہ رہے، کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز و مستحب ہے۔ اور زید مخطی ہے۔ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیه فی دبر کل صلوة ثم یقول اللھم الھی اله جبرئیل و میکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر و تعصمنی فی دینی فانی بتلی و تتالنی برحمتک فانی مذنب و تنفی عنی الفقر فانی متمسکن الاکان حقا علی اللہ عزوجل ان لایرد یدیه خائبتین رواہ الحافظ ابو بکر بن السنی۔ عن الاسود العامری عن ابیه قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلمہ انحرف ورفع یدیه ودعا الخ رواہ الحافظ ابو بکر بن ابی شیبة فی مصنفه

ترجمہ: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آمی نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلا کر کہے، اے میرے، اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ تو میری دعا کو قبول فرمایا، میں بے قرار ہوں، میرے دین کو محفوظ رکھ میں فتنوں میں بتلا ہوں، مجھے اپنی رحمت م لے لے، میں گنہگار ہوں، میرے فقر کو دور کردے میں مسکین ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ پھیرے۔ ترجمہ: اسود عامری کے باپ کہتے ہیں کہ میں گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز صبح پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ ہماری طرف کیا، اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی۔

اور حافظ جلال الدینؒ نے اپنی کتاب فض الوعافی احادیث رفع الیدین فی الدعاء میں روایت کیا ہے۔ محمد بن یحیٰ اسلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کو دعا میں مگر جب فارغ ہوتے نماز سے اور کہا ہے، اس حدیث کے راوی جتنے ہیں سب ثقہ ہیں۔ عن محمد بن یحیٰ الاسلمی قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیه قبل ان یفرغ من صلٰوته فلما فرغ منھا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلٰوته ورجاله ثقات

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے پوری نماز پڑھنے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا گیا۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

اور نیز ابو داؤد میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سوال کرو اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو بطون کف اپنے کے ساتھ اور نہ سوال کرو اس سے ساتھ ظہور کف اپنے کے۔ عن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجھه رواہ ابو داؤد۔ اور ترمذی میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہاتھ دعا میں اٹھاتے تو نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ مسح کرتے اپنے منہ کو۔ عن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیه فی الدعا لم یحطھما حتی

يمسح بهما وجهه رواه الترمذي اور نیز مشکوۃ کے صفحہ ۱۸۷ میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے، تو اللہ شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ خالی پھیر دے۔ عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم حي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه ان يردهما صفرا رواه الترمذي وابوداؤد والبيهقي في الدعوات الكبير۔ علاوہ اس کے دعا میں ہاتھ اٹھانا شریعت من قبلنا سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری صفحہ ۴۷۵ میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ہاجرہ کو چھوڑ کر چلے، پھر جب کہ ثنیہ کے پاس پہنچے، تو قبلہ کی طرف منہ پھیر کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، امام نووی صاحب عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں هذا حديث مشتمل على كثير من الفوائد ومنها استحباب رفع اليدين في الدعاء انتهى اور ادب المفرد کے صفحہ ۸۹ میں ہے۔ عن عكرمة عن عائشة انه سمعه منها انها رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يدعو رافعا يديه يقول اللهم انما انا بشر فلا تعاقبني ايما رجل من المومنين اٰذيته اوشتمته فلا تعاقبني فيه۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے کہا، میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے دیکھا۔ آپ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ اگر میں نے کسی مومن کو کوئی تکلیف دی ہو، یا کوئی سخت کلامی کی ہو تو مجھے معاف کر دینا۔

وعن ابي هريرة قال قدم الطفيل بن عمرو الدوسي على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دوسا عصت وابت فادع الله عليها فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلة ورفع يديه فظن الناس انه يدعوا عليهم فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم۔

ترجمہ: طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول دوس نے نافرمانی کی اور دین حق کا انکار کیا، آپ ان پر بد دعا کریں۔ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف متوجہ ہوئے، اوراپنے ہاتھ اٹھائے۔ لوگوں نے سمجھا کہ آپ ان پر بد دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا! اے اللہ دوس کو ہدایت دے۔ اور ان کو میرے پاس لا۔

پس ان احادیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔ اور دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون طریقہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3 ص220-222

محدث فتویٰ